’’وہ لوگ کہ اگر ہم اُن کو قدرت دیں ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے اور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام کا۔‘‘

یہ بات ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ قومی و اجتماعی جرائم کا مداوا محض انفرادی اعمال اور دعاؤں سے نہیں ہوتا۔ قوم کی ترجمان اور نمائندہ ہر ملک کی حکومت ہوا کرتی ہے۔ اگر حکام نیک ہوں، جو نیک باتوں کو رواج دیں اور بری باتوں سے منع کریں، اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کو رواج دیں تو اگر وہاں کے کچھ افراد میں کمی، کوتاہی اور کمزوریاں بھی ہوں تو پوری قوم اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا نشانہ نہیں بنتی، ورنہ پوری قوم اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کا مورِد بن جاتی ہے، چاہے وہاں کے لوگ نیک فطرت اور اولیاء اللہ ہی کیوں نہ ہوں!

شعائرِ اسلام کی توقیر ضروری ہے!

ہمارے ملک کی انتظامیہ میں بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ اسلام آباد میں پاکستان بننے سے بھی پہلے سے موجود مدنی مسجد، جو وقف شدہ زمین پر بنی تھی، حکومتی اوقاف کے تحت رجسٹرڈ تھی اور نمازیوں سے آباد تھی، اسے حکومتی مشنری کے بعض لوگوں نے راتوں رات ڈھا کر اور مسمار کر کے اس جگہ پر رات بھر میں پودے لگا دیے اور اس جگہ کو گرین بیلٹ کا حصہ بنا کر مسجد کا نام ونشان مٹا دیا۔ یہ خیال تک نہیں کیا گیا کہ ہم نے یہ خطہ اور ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسلام میں مساجد کی اپنی ایک حیثیت اور عظمت ہے، کسی مسلمان سے مسجد کی کسی قسم کی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، چہ جائے کہ اس کو مسمار کر دیا جائے۔ فیا للعجب!

بتایا جائے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ کے اس طرح کے اقدامات سے کیا اللہ تعالیٰ اس ملک اور قوم سے ناراض نہیں ہوں گے؟! یقیناً اس طرح کے اقدامات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غیظ وغضب کی دعوت دینے کے مترادف ہیں، اور اس قسم کے اقدامات ماضی اور حال کی طرح قسما قسم زمینی و آسمانی مصائب کا ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

صوبہ خیبر پختون خوا، گلگت، آزاد کشمیر میں سیلابی صورت حال

صوبہ خیبر پختونخوا، جو پہلے ہی ایک عرصہ سے امن وامان کی مخدوش صورت حال اور دہشت گردی کے عفریت کا شکار تھا، نیز حکومتی اداروں کی ناکامی اور نااہلی بھی وہاں اپنے عروج پر ہے، اب رفتہ رفتہ موسمیاتی